

# از عدالت عظمیٰ

12 اکتوبر 1954

دیوان بہادر سیٹھ گوپال داس مہتا

بنام

بھارتیہ یونین و دیگر

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، ایس آر داس، غلام حسن، بھگوتی اور وینکتا رام آری جسٹس صاحبان

بھارت کا آئین آرٹیکل 32- آمدنی ٹیکس (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1947 (XXX بابت 1947) دفعہ 5

(1)- ٹیکس دہندہ کے ذریعے کیے گئے منافع اور اس کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس کے حوالے سے کمیشن کے ذریعے تحقیقات اور رپورٹ- ٹیکس دہندہ اور حکومت کے درمیان باہمی تصفیہ- آرٹیکل 32 کے تحت درخواست- آیا مجاز ہے۔

درخواست گزار، جو ایک کاروباری شخص ہے، پر الزام لگایا گیا کہ اس نے جنگ کے سالوں کے دوران بہت زیادہ

منافع کمایا اور مرکزی حکومت نے آمدنی ٹیکس (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ، 1947 (XXX بابت 1947) کی دفعہ 5 (1)

کے تحت کارروائی کرتے ہوئے اس معاملے کی تحقیقات اور رپورٹ کے لیے تحقیقاتی کمیشن کو بھیج دیا۔ تحقیقات کے زیر التواء

ہونے کے دوران توضیحات کے تحت تصفیہ کے لیے مدعی نے ایکٹ XXX سال 1947 کی دفعہ 8A کی درخواست کو

مرکزی حکومت نے قبول کر لیا تھا اور اس کی پیروی میں ٹیکس کو قسطوں کے ذریعے قابل ادائیگی کر دیا گیا تھا اور اس طرح

آمدنی ٹیکس سے بچنے کے دعوے کو بالآخر باہمی قرارداد کے ذریعے طے کیا گیا تھا۔ جب 4 لاکھ روپے کی رقم میں تنصیبات

ابھی تک باقی تھیں تو درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ پیش کو ترجیح دی جس میں الزام لگایا گیا کہ

1947 کے ایکٹ XXX کے تحت تمام کارروائی غیر قانونی، الٹرا ورس، باطل اور غیر آئینی تھی کہ انکم ٹیکس حکام اس سے واجب

ادارم وصول کرنے کے مجاز نہیں تھے اور اسکی ذیلی دفعہ 5، 6، 7 اور 8 الٹرا ورس تھے کیونکہ انہوں نے آئین کے آرٹیکل

14، 19 (1) (f) اور 31 کی خلاف ورزی کی تھی۔

قراردیا گیا کہ آرٹیکل 32 کے تحت درخواست مجاز نہیں تھی کیونکہ جو کچھ پہلے ہی ادا کیا جا چکا تھا یا جو کچھ ابھی بھی

درخواست گزار سے وصول کرنے کے قابل تھا وہ اس کے اور حکومت کے درمیان تصفیہ کی بنیاد پر وصول کیا جا رہا تھا۔

آرٹیکل 32 کا مقصد کسی شخص کے رضا کارانہ اقدامات کے خلاف راحت فراہم کرنا نہیں ہے۔  
سورج مال موٹھ اینڈ کمپنی بنام اے وی وشونا تھ شاستری (اے آئی آر 1954 ایس سی 545) کا حوالہ دیا گیا ہے۔  
بنیادی دائرہ اختیار: پبلیشن نمبر 315 سال 1954، بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے  
تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے ایچ جے امریکر، نارائن اینڈ بی، جے بی دادا چنچی اور راجندر نارائن۔  
جواب دہندگان کی طرف سے ایم سی سینٹلوڈ، بھارت کے اٹارنی جنرل، اور بھارت کے سالیٹیئر جنرل سی کے  
ڈیفنڈری، (جی این جوشی، پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے، بشمول)۔

21 اکتوبر 1954۔ عدالت کا فیصلہ مہر چند مہاجن چیف جسٹس کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ اس معاملے میں  
درخواست گزار ریاست مدھیہ پردیش کے اکولا کارہاشی ہے اور مختلف طور پر کاروبار کرتا ہے، یعنی آئل ملز، بینکنگ، منی  
لینڈنگ وغیرہ۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ جنگ کے سالوں میں اس نے بہت زیادہ منافع کمایا لیکن ٹیکس کی ادائیگی سے چھوٹا۔  
سال 1948 میں مرکزی حکومت نے آمدنی ٹیکس (تحقیقاتی کمیشن) ایکٹ 1947 کی دفعہ 5(1) کے تحت کام  
کرتے ہوئے یکم جنوری 1939 سے شروع ہو کر 31 دسمبر 1947 کو ختم ہونے والی مدت کے دوران ان کے ذریعے کیے  
گئے منافع کے حوالے سے ان کا مقدمہ تحقیقات اور رپورٹ کے لیے تحقیقاتی کمیشن کو بھیج دیا۔ کمیشن نے تحقیقات کے بعد 28  
فروری 1951 کو اطلاع دی کہ درخواست گزار کی آمدنی رقم میں 2725363 روپے ٹیکس سے چھپائی اور دبائی گئی تھی اور  
اس کی طرف سے قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم 1844949 روپے بھی تحقیقات کے زیر التواء ہونے کے دوران درخواست  
گزار نے 1947 کے ایکٹ XXX کی دفعہ 8-A کے تحت تصفیے کے لیے درخواست دی۔ یہ درخواست کمیشن کی طرف  
سے رپورٹ کے ساتھ مرکزی حکومت کو ارسال کی گئی تھی۔ تصفیے کی درخواست میں درخواست گزار نے تجویز پیش کی کہ وہ  
1844949 روپے کی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

344949 روپے مورخہ 25-6-1951 پر یا اس سے پہلے

500000 روپے مورخہ 25-03-1952 پر یا اس سے پہلے

500000 روپے مورخہ 25-06-1953 پر یا اس سے پہلے

500000 روپے مورخہ 25-03-1954 پر یا اس سے پہلے

اور یہ کہ اسے 32034-4-6 روپے کی رقم کا کریڈٹ دیا جائے۔ جو اس کی طرف سے پہلے ہی ادا کیا گیا ہے۔ مرکزی  
حکومت نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور اس طرح انکم ٹیکس سے بچنے کے دعوے کو بالآخر باہمی قرارداد کے ذریعے طے کیا

گیا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندہ نے ان قسطوں کی ادائیگی کے لیے مزید وقت مانگا اور یہ بھی وقتاً فوقتاً دیا گیا تھا۔  
 16 جولائی 1951 سے شروع ہو کر 10 اپریل 1954 تک درخواست گزار نے ٹیکس چوری کی وجہ سے اس کی طرف سے رضا کارانہ طور پر ذمہ داری کو نبھانے ہوئے 1400000 روپے کی رقم ادا کی اور 450000 روپے کی رقم اب بھی واجب الادا ہے اور مارچ 1955 تک قسطوں میں قابل ادائیگی ہے۔ تصفیہ کی شرائط میں سے کسی ایک کے ذریعے درخواست گزار نے کاروبار کی تجارت میں اسٹاک کو چھوڑ کر، انکم ٹیکس کمشنر کی اجازت کے علاوہ اور تصفیہ کے تحت واجب الادا ٹیکس کی ادائیگی کے مقصد کے علاوہ، اپنی کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو کسی بھی طرح سے منتقل، رہن، چارج یا الگ کرنے یا بوجھ نہ ڈالنے کا عہد کیا۔

جون 1954 میں، سورج مل موٹھا بمقابلہ اے۔ وی شو ناتھ شاستری و دیگر (1) کی اس عدالت فیصلے کے بعد، درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 32 کی توضیحات کے تحت اس عرضی کو پیش کیا جس میں الزام لگایا گیا کہ اسے مشورہ دیا گیا تھا کہ ایکٹ کے تحت پوری کارروائی جس کے نتیجے میں اس پر 1844949 روپے کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی اور پہلے سے کی گئی ادائیگی میں مجموعی طور پر 1399175 روپے کی رقم مکمل طور پر غیر قانونی، غیر موثر، کالعدم اور غیر آئینی تھی اور یہ کہ انکم ٹیکس حکام قانونی طور پر 4,50,000 روپے کی رقم وصول کرنے کے حقدار نہیں تھے۔ درخواست کی بنیاد میں کہا گیا تھا کہ 1947 کے ایکٹ XXX کی دفعہ 5، 6، 7 اور 8 اب تک غلط اور اختیار سے باہر تھے کیونکہ وہ آئین کے آرٹیکل 14، 19(1)(f) اور 31 اور یہ کہ ایکٹ کے تحت درجہ بندی کے لیے کوئی معقول یا مساوی بنیاد نہیں تھی، اور یہ کہ ایکٹ ایگزیکٹو ٹیکس دہندگان کے ایک ہی طبقے کے درمیان انتخاب کرنے اور فرق کرنے کا بلا روک ٹوک اور مکمل حق دیتا ہے۔

یہ بھی الزام لگایا گیا کہ چھپے ہوئے منافع کو جاننے کے لیے ایکٹ کی طرف سے مقرر کردہ طریقہ کار کافی حد تک مختلف تھا اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار سے ٹیکس دہندگان کے لیے زیادہ متعصبانہ تھا۔ درخواست کے اختتامی پیرا گراف میں، یہ درخواست کی گئی تھی کہ ایک مناسب رٹ یا ہدایت جاری کی جائے جس میں پوری کارروائی، اور مرکزی حکومت اور مدعا علیہ کمیشن کی طرف سے ایکٹ کے تحت منظور کیے گئے تمام احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے، اور انہیں درخواست گزار کے خلاف ایکٹ کے تحت کوئی بھی کارروائی کرنے سے روکا جائے۔ مزید درخواست کی گئی کہ درخواست گزار کو 6 فیصد سود کے ساتھ 13,99,715-10-6 روپے کی رقم کی بحالی کے لیے ہدایت جاری کی جائے۔ اور یہ کہ مدعا علیہان کو درخواست گزار کے خلاف 450000 روپے کی رقم کی وصولی کے لیے کوئی کارروائی کرنے سے مزید روکا جائے۔ ہمارے فیصلے میں یہ درخواست مکمل طور پر غلط فہمی کا شکار ہے۔ درخواست گزار جو بھی ٹیکس پہلے

ہی ادا کر چکا ہے، یا جو بھی اس سے وصول کرنے کے قابل ہے، اس کی طرف سے تجویز کردہ تصفیے کی بنیاد پر وصول کیا جا رہا ہے اور مرکزی حکومت نے اسے قبول کر لیا ہے۔ تصفیے کی اس کی درخواست کی وجہ سے انکم ٹیکس ایکٹ کے پورے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے اس کے خلاف کوئی تشخیص نہیں کی گئی۔ اس صورت حال میں جب تک کہ درخواست گزار یہ ثابت نہ کر سکے کہ اس کی رضامندی نامناسب طریقے سے حاصل کی گئی تھی اور یہ کہ وہ اس کا پابند نہیں ہے، وہ شکایت نہیں کر سکتا کہ اس کے کسی بھی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے جس کے لیے وہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت راحت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 32 کا مقصد کسی شخص کے رضا کارانہ اقدامات کے خلاف راحت فراہم کرنا نہیں ہے۔ اس کا تدارک، اگر کوئی ہو تو، دیگر مناسب کارروائیوں میں مضمحل ہے۔ درخواست گزار کے وکیل نے دلیل دی کہ بظاہر تصفیے کے لیے درخواست حالات کے دباؤ میں اور 1947 کے ایکٹ XXX کی زبردستی مشینری کے پیش نظر کی گئی معلوم ہوتا ہے ایسے حالات میں طے شدہ تصفیہ پابند نہیں تھا اور اسے نافذ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس طرح کے دلیل کی خوبیاں جو بھی ہوں، اسے واضح طور پر آئین کے آرٹیکل 32 کے توضیحات کے تحت کی گئی درخواست میں نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اس طرح کے الزامات کی تحقیقات کی عدالت کہیں اور ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے

درخواست مسترد کر دی گئی۔